سوال

(68) تعزیت کےلیے ایک ہفتہ یا اس سے بھی زیادہ عرصہ بیٹھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے شہر کے لوگوں کی یہ عادت ہے کہ کسی شخص کی وفات کے وقت تعزیت کےلیے ایک ہفتہ یا اس سے بھی زیادہ عرصہ بیٹھتے ہیں اور دعوتوں کےلیے جانور ذبح کرنے اور دیگر لوازمات پر بہت مال خرچ کرتے ہیں۔ تعزیت کرنے والے بھی وفدوں کی صورت میں، دور دراز کے سفر طے کر کے آتے ہیں اور جو نہ آسکے اس کے متعلق (بیہودہ) باتیں کرتے اور اسے بخیل اور تارک واجب قرار دیتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تعزیت کرنا تو جائز ہے، کیونکہ اس میں مصیبت پر صبر کے بارے میں تعاون ہے لیکن تعزیت کےلیے مذکورہ طریقے سے بیٹھنا اور اسے ایک عادت کا روپ دے دینا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طرز عمل سے ثابت نہیں ہے لوگوں نے تعزیت کو جو یہ شکل وصورت دے دی ہے اور اس کےلیے بے پناہ مال ودولت کو خرچ کرنا شروع کر دیا ہے حالانکہ ترکہ تو یتیموں کا مال ہے اور اسے خرچ کرنا ان کی مصلحتوں کے خلاف ہے اور پھر تعجب یہ ہے کہ جو لوگ ان محفلوں میں شریک نہ ہوں انہیں یہ اس طرح ملامت کرتے ہیں گویا انہوں نے کوئی شرعی فریضہ ترک کر دیا ہو۔

بلاشک وشبہ تعزیت کی یہ صورت ان بدعات میں سے ہے جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذمت فرمائی ہے۔ یہ بدعت آپ کے اس ارشاد کے عموم میں داخل ہے:

(من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد) (صحيح البخاري' الصلح' باب اذا اصطلحوا علی صلح جور   الخ' ح: 2697)

''جو شخص ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

نیز آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:

(علیکم بسنتی وسنہ الخلفاء الراشدین المہدیین وایاکم ومحدثات المور   ) (سنن ابی دود' السنة' باب فی لزوم السنة' ح: 4607)

''میری اور میرے بعد کے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور مضبوطی سے تھام لو اور نئی نئی باتوں کے پیدا کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ (دین میں) ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اس حدیث میں آپ نے اپنی اوراپنے بعد کے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اوران کی سنت سے تو یہ ثابت ہے کہ وہ ایسا کوئی کام نہیں کرتے تھے ۔ اسی طرح پھر یہ عمل بدعت قرار پاتا ہے اور بدعت سے آپ نے منع کیا اور فرمایا کہ یہ ضلالت ہے لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان بری عادتوں کے خاتمے کےلیے ایک دوسرے سے تعاون کریں تاکہ ان بدعات کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا جائے ، سنت کا اتباع کیا جائے ، مال اور وقت کو ضائع ہونے سے بچایا جائے ، زیادہ جانور ذبح کرنے ، تعزیت کےلیے آنے والوں کی کثرت اور ایسی محفلوں کی طوالت پر فخر سے بچا جاسکے ۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ بس اسی پر اکتفاء کریں جس پر حضرات صحابہ کرام اور سلف صالح رحمۃ اللہ علیھم اکتفاء فرمایا کرتےتھے اور وہ یہ کہ میت کے گھر والوں سے تعزیت کی جائے ، انہیں تسلی دی جائے ، میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے اوراس کی مغفرت ورحمت کےلیے دعا کی جائے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 73

محدث فتویٰ